معروف حنفی عالم شیخ ملا علی قاری رحمہ اللہ کی کتاب "ارشاد اساری" کے آخر میں حج وعمرہ کی دعاؤں پر مشتمل شیخ قطب الدین حنفی رحمہ اللہ کا رسالہ منسلک ہے۔ جس میں حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے منسوب ستر استغفارات ہیں جو ایام حج میں رات کو پڑھے جاتے ہیں۔

پیشِ نظر کتاب میں فاضل مترجم محمد حنیف عبدالمجید نے اسی رسالہ کا ترجمہ کیا ہے آخر میں وصیت کی اہمیت و ضرورت سیرت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مختلف اصحاب رسول رضی اللہ عنہم کی منتخب وصیتیں جمع کی گئی ہیں۔ کتاب اپنے عنوان سے خود اپنی اہمیت واضح کرتی ہے۔ ہر مسلمان مؤمن کے لئے یقینی طور پر نافع ہے۔ اللہ تعالیٰ فاضل مترجم کی اس محنت کو قبول فرمائے (آمین)

★★ پروفیسر خالد شبیر احمد کے شعری مجموعے ★★
"خواب خواب روشنی" کی تقریب رونمائی

۲۰ نومبر (بدھ) کو صبح ۱۱ بجے شعبۂ اردو بہاء الدین زکریا یونیورسٹی (ملتان) میں فیصل آباد کے بزرگ شاعر پروفیسر خالد شبیر احمد کے شعری مجموعے "خواب خواب روشنی" کی تقریب رونمائی منعقد ہوئی۔ صدارت ارشد ملتانی نے کی۔ مہمانِ خصوصی ڈاکٹر محمد اکرم چودھری (ڈین فیکلٹی آف اسلامک سٹڈیز اینڈ لینگویجز) تھے۔ نظامت کے فرائض قاضی عبدالرحمن عابد نے سرانجام دیئے۔ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے قاضی عابد نے کہا کہ خالد شبیر احمد کی شاعری میں موضوعات اور مشمولات، اکثر و بیشتر، شاعر کی نظریاتی اور فکری شناخت کے اظہار کا وسیلہ ہیں۔ اس طرح کی شاعری بالعموم نظم کی صنف میں کامیاب رہتی ہے جبکہ خالد شبیر نے یہی کام غزل سے لیا ہے۔ ان کی غزلیات میں جہاں جہاں رومانوی رویّوں کو شعر کا پیکر اور پیرہن ملا ہے، وہاں وہاں تغزل اور تاثر زیادہ بھرپور اور زیادہ دلکش ہوجاتا ہے۔ محمود الحسن قریشی نے خالد شبیر احمد کی شخصیت اور شاعری کے حوالے سے ایک شگفتہ مضمون پیش کیا۔ انہوں نے کہا کہ خالد شبیر احمد کی شہرت سیاسیات کے ایک کامیاب استاد، ایک کامیاب مصنف، ایک زبردست مقرر، ایک باغ و بہار مجلسی شخص اور ہاکی کے ایک کھلاڑی اور کوچ کی رہی ہے۔ اب جبکہ وہ منصبِ تدریس سے ریٹائر ہوچکے ہیں، ان کا بیک وقت ایک صاحب دیوان شاعر اور ایک باریش بزرگ بن جانا۔ ان کے دوستوں، شاگردوں اور ہم لیسے نیاز مندوں کے لئے باعث حیرت ہے۔ ان کے بعض دوست تو انہیں خالد شبیر "رحمۃ اللہ علیہ" کہنے لگے ہیں۔ محمود الحسن قریشی کا کہنا تھا کہ خالد شبیر کے شعری تیور بگڑے ہوئے نہیں "سنورے" ہوئے ہیں۔ بقول خود

جانے کیا بات کرتے ہو خالد؟
جانے کیا واردات دیکھی ہے؟

یعنی خالد شبیر۔ واردات کرنے کی بجائے، واردات دیکھنے پر اکتفا کرتے ہیں۔ ذوالکفل بخاری نے کہا کہ خالد

شبیر کی شاعری ایک خاص معیار اور ایک خاص تہذیبی رچاؤ کی شاعری ہے۔ ان کے الفاظ و تراکیب میں رمز و ایما، اشارہ و کنایہ، تلمیح و تمثیل اور تخصیص و تعمیم کی کاری گری کار فرما ہے۔ اور ان کی غزل سادگی و پرکاری اور بے خودی و ہوشیاری سے عبارت ہے۔ ان کی تخلیقی شخصیت، انفعالیت سے نہیں، فعالیت اور فاعلیت سے عبارت ہے۔ کیونکہ وہ حریت فکر کے علم بردار ہیں۔ دینی و ملی اقدار و روایات کا احیاء اور اشاعت ان کا نظریۂ فن ہے۔ ڈاکٹر محمد امین نے کہا کہ خالد شبیر کی کامیاب شعر گوئی، باعث حیرت بھی ہے اور باعثِ مسرت بھی! ان کے کلام کے فن اور معنوی محاسن، پورے دیوان میں تنوع اور توانائی کے ساتھ جلوہ گر ہیں۔ غزل کے آہنگ زار میں ان کی آواز یقیناً ایک توانا اور ایک منفرد آواز ہے۔ جناب اسلم انصاری نے کہا کہ خالد شبیر احمد کا شعر گوئی کی طرف آنا بالکل ایسا ہے جیسے کوئی جھرنا، کوئی چشمہ..... خاموش پتھروں میں سے اچانک پھوٹ بہے۔ خالد شبیر کے اسلوبِ شاعری پر بھی یہ مثال صادق آتی ہے۔ خالد شبیر، سیاسیات کے کامیاب استاد رہے ہیں سیاسی افکار میں انہوں نے عمر بھر مجلس احرارِ اسلام کی استعمار دشمنی اور حمیت دینی کو حرزجاں رکھا ہے۔ حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری علیہ الرحمۃ، خالد شبیر کی آئیڈیل شخصیت ہیں اور انہوں نے امیر شریعت سے براہ راست کسب فیض کیا ہے۔ اسی کا نتیجہ ہے کہ خطابت و ادبیت غیرت و شجاعت اور دانش و فراست خالد شبیر کی شخصیت کا حصہ ہیں۔ ان کی شاعری میں روایت کا پاس و لحاظ اور بعض یکسر جدید رویّوں کے اخذ و قبول کی ہنر مندانہ استعداد بیک وقت ظاہر ہوتے ہیں۔ ڈاکٹر عبدالرؤف شیخ (صدر شعبۂ اردو، زکریا یونیورسٹی) نے کہا کہ خالد شبیر صاحب میرے اور ڈاکٹر انوار احمد کے کالج کے زمانے کے استاد ہیں اور ان کی شفقت و محبت کے نقوش آج بھی میرے ذہن میں تازہ ہیں۔ ان کے اکل کھرے پن، عمل پسندی، حق گوئی و بے باکی، خورد نوازی، اور سب سے بڑھ کر ان کی "احراریت" نے ہمیشہ کے لئے ہمیں ان کا گرویدہ کر دیا۔ ڈاکٹر محمد اکرم چودھری نے کہا کہ خالد شبیر کی شہرت و نیک نامی بہت سے علمی حوالوں سے رہی ہے۔ شاعری، ایک تازہ اور خوشگوار حوالہ ہے۔ نقادانِ فن کی رائے ان کے فن اور اسلوب کے بارے میں بہت اچھی ہے۔ میں نقاد تو نہیں ہوں لیکن ذاتی طور پر ان کی شاعری مجھے بہت بھائی ہے۔

پروفیسر خالد شبیر احمد نے کہا کہ احباب نے میرے بارے میں بہت محبت اور فیاضی کے ساتھ اظہار خیال کیا ہے۔ میں نے تو زندگی اور نظریۂ زندگی کے ساتھ اپنی COMMITMENT کا تقاضا سمجھ کر شاعری کی ہے اور ردّ و قبول کے خوف و طمع سے بالاتر ہو کر! پھر صاحبِ تقریر نے اپنی غزل بھی کی۔ چند شعر دیکھئے.....

سب حُسنِ کائنات ہے اپنے وجود سے
منظر حسین لگتے ہیں دل کی کشود سے

بقیہ ص ۶۱ پر دیکھیں